14-12-01 Society & Social probl..

سنٹرل جیل کراچی

کراچی ملک کا بڑا شہر ہے۔اسی طرح سنٹرل جیل کراچی بھی ملک کی سب سے بڑی اور برصغیر کی سب سے پرانی جیلوں میں سے ایک جیل ہے۔ میں بھی ان دنوں وفاقی حکومت کی ہدایات پر سندھ کی صوبائی حکومت کے احکامات کے تحت 14 نومبر 2001ء سے 16 ایم پی او کے تحت نظر بند ہوں۔ ہفتہ میں ایک بار بمشکل باہر والوں کو ہوم ڈیپارٹمنٹ سے ملاقات کی اجازت ملتی ہے۔اس لئے باہر کے حالات سے براہ راست کم کم اطلاعات ملتی ہیں لیکن جیل کی اندر کی دنیا اور اس کے حاکموں سے ہر وقت رابطہ اور ملاقات رہتی ہے۔ یہ ہی خیال ہے کیا کہ اس وقت سے فائدہ اٹھاتے ہوئے یہاں چھوٹی جیل کے حالات بڑی جیل والوں کو بتائے جائیں۔

حکمران ہر دور میں اپنے خلاف اٹھنے والی آواز کو دبانے کے لئے جائز و ناجائز ہتھکنڈے استعمال کرتے ہیں لیکن یہ کام کبھی کسی حکمران کو راس نہیں آیا لیکن تاریخ سے سبق یا عبرت کون حاصل کرتا ہے؟ یہ ہی تو تاریخ کا المیہ ہے۔ آج کل ہم بھی اس پاداش میں نظر بند ہیں۔ رہبر ملت قاضی حسین احمد پشاور، حضرت مولانا فضل الرحمن چشمہ، حضرت مولانا سمیع الحق اکوڑہ خٹک اور مولانا محمد اعظم طارق جھنگ میں نظر بند ہیں۔ حکومت اپنی دانست میں ہمارے "دماغ ٹھکانے" پر لانے کے لئے سزا دے رہی ہے۔ اپنے غم و غصہ کا اظہار کر رہی ہے۔ تاریخ حکمرانوں کے ایسے اقدامات سے بھری پڑی ہے۔ آمرانہ، فسطائی اور بادشاہی ذہن کے حکمران اپنی مخالفت میں اٹھنے والی لہر کو دبانے کے لئے حق کی آواز کو بغاوت قرار دیتے ہوئے ہیں۔ باغی کی سزا موت تجویز کرتے ہیں۔ سر قلم کرنے کے حکم صادر کرتے ہیں۔ قید و بند کی مشقتوں میں ڈالتے ہیں۔ الحمد للہ اہل حق ہمیشہ سرخرو رہے اور غلط فیصلے کرنے والے ہی تاریخ میں عبرت کا نشان بن گئے۔ ہم دور کیوں جائیں۔ اپنے ملک کی تاریخ دیکھ لیں۔ ایوب خان، یحییٰ خان، ذوالفقار علی بھٹو، ضیاء الحق، بے نظیر اور نواز شریف نے اپنے اپنے ادوار حکومت میں مخالفین کو گرفتار کرنے اور انہیں سبق سکھانے کے لئے کیا کیا جتن کئے لیکن یہ امر واضح ہے کہ ماضی میں بھی غلط فیصلے کرنے والے حکمران اور آزمائشوں کے وہ دن نہ رہے۔ اب بھی غلط فیصلے کرنے والے اور آزمائش کے یہ دن نہیں رہیں گے۔ اس وقت تو جیل کے حالات اور جیل والوں کے معاملات سے آگاہی دینا مقصود ہے۔ سو چند پہلو حاضر ہیں:

سنٹرل جیل کراچی 8 اپریل 1899ء کو قائم کی گئی۔ اس وقت کا ڈسٹرکٹ جیل کے سپرنٹنڈنٹ Solo man تھے

کپڑے، بجلی، لکڑی اور موٹر کاروں کی ورکشاپ بھی ہے۔ امتحانات دینے کے لئے یونیورسٹی بورڈ کے قواعد کے مطابق قیدیوں کو موقع فراہم کیا جاتا ہے۔ جیل کا ہسپتال بھی ہے۔ سینئر میڈیکل آفیسر کے علاوہ دو ہمہ وقتی ڈاکٹرز ہیں۔ قیدی ڈاکٹر بھی معاونت کرتے ہیں۔ عام بیماریوں کے مریضوں کے لئے 25 بستروں، ہڈی جوڑ وغیرہ کے لئے 19 بستروں اور تپ دق کے مریضوں کے لئے پندرہ بستروں کے وارڈز ہیں جبکہ تین سو کے لگ بھگ مریض زمین پر لیٹے ہوتے ہیں۔ دماغی امراض کے لئے بھی پندرہ قید خانوں پر مشتمل وارڈ ہے لیکن بعض دماغی امراض کے لئے جیل انتظامیہ نے کئی فوری شفایابی کے لئے نسخے ایجاد کئے ہوئے ہیں اس لئے جیل میں سب اچھا اور سب خیر کا نظام قائم رہتا ہے۔

سنٹرل جیل کراچی کی دنیا میں جیل کے دفاتر اور ڈیوڑھی کو ماڑی، اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ کو جیلر، ہیڈ وارڈ کو صوبیدار (جیل میں ایک صوبیدار کے حوالے سے گلو گورنمنٹ بڑی مقبول ہے) قیدیوں کی گنتی کو ٹوٹل، سیل کو کھولی، وارڈ کو بیرک، چکر میں چار ڈویژن میں پھانسی وارڈ کو سیکورٹی ون ون کہا جاتا ہے۔ یہاں سب اچھا نہیں، سب خیر کی آواز لگائی جاتی ہے۔ ٹوٹل کے وقت قیدی باادب قطار اندر بیٹھ جاتے ہیں ہلنے جلنے والے کی یا جیہڑا اگے پچھے ویکھے اوہدی شامت آجاتی ہے۔ نمبر دار کو مقدم کہتے ہیں۔ جیل کا بیشتر نظام ان کے دم سے ہے۔ بس مقدم تو شاہ سے زیادہ شاہ کے وفادار کے مصداق "لطف و کرم" کی بارش کرتے رہتے ہیں۔ ماڑی اور لنگر کے سامنے والا علاقہ ٹاور ہے۔ اس کے ساتھ چکر ہے۔ دونوں مقامات جیلروں، صوبیداروں کی موجودگی میں مقدم حضرات کے ذریعے قیدیوں کی اصلاح کے لئے چھترول کا ہولناک اور دل ہلا دینے والا نظام بھی قائم ہے۔ سنا یوں ہے کہ چکر میں ایک بند وارڈ ہے جس کی دیواریں کالی اور دروازے پر کالا کمبل ہوتا ہے۔ اندر گھومتی سفید لائٹ ہوتی ہے۔ یہاں اصلاح کے لئے مطلوب حقیقی مجرم بھی لائے جاتے ہیں لیکن اہل مال سے مال نکلوانے کے لئے دباؤ بھی اہم ذریعہ ہے۔ واللہ اعلم جیل میں تو بہت سے قصے کہانیاں چلتی ہیں اور سننی پڑتی ہیں۔

سنٹرل جیل کراچی میں پانچ ہزار مکینوں میں پیپلز پارٹی، متحدہ قومی موومنٹ، جماعت اسلامی، سپاہ صحابہ، مسلم لیگ، تحریک جعفریہ، مہاجر قومی موومنٹ، پیپلز پارٹی (ش ب) جیسے سندھ کے قائدین کارکنان جو مختلف مقدمات اور نظر بندیوں کے تحت بڑی تعداد میں جیل کی رونق ہیں۔ کراچی تو غریب پرور،

لیاقت بلوچ

201، رول 204 IB، رول 216 ppr 214- 211 کے تحت معافیاں ملنی چاہئیں۔

☆ پیرول پر رہائی کے لئے بھی سہولت کا ملک کی تمام جیلوں میں یکساں نظام لاگو کیا جائے۔ پیرول پر رہائی کے لئے طریقہ کار آسان اور قابل عمل بنایا جائے۔

☆ جیلوں میں نیب ایکٹ کے تحت گرفتار اور سزا یافتہ افراد گوناگوں مسائل کا شکار ہیں۔ ان کے لئے سب سے بڑی ذہنی اذیت تو یہ ہے کہ پسند اور ناپسند (Pick and choose) کے نظام نے زیادتیوں کا دروازہ کھولا ہے۔ اس وجہ سے بنکوں اور دفاتر میں باہمی جھگڑے حقائق اور انصاف پر غالب ہوگئے ہیں۔ نیب کورٹس کے فیصلے انصاف اور قانون کے مطابق نہیں، اس لئے [illegible] میں اپیل کی سماعت اعلان کردہ وقت کے مطابق [illegible] ٹرز کے مقدمات میں ایسے سزا یافتگان [illegible] ب ہے کہ انہیں صنعت، قرضہ، سود کا کچھ [illegible] ں لیکن فہرست میں کہیں نام آگیا تو وہ بھی اکیس سال سزا بھگت رہے ہیں۔ سیاست، ایڈمنسٹریشن، تجارت و صنعت کا احتساب بروقت اور ایک ہی طرز پر شروع کر کے خود احتساب کی ساکھ مجروح کی گئی ہے حالانکہ احتساب قومی مطالبہ ہے۔ ان حضرات کا یہ کہنا ہے کہ ملک کی بالا عدالتوں میں آزادانہ حیثیت میں اپیلوں کی انصاف پر مبنی سماعت ہونی چاہئے۔ فیصلے کسی دباؤ کے تحت نہ ہوں۔ پسند و ناپسند کا اصول ختم کیا جائے اور احتساب ہے تو پھر سب کا احتساب ہو اور اپنے اپنے دائرے میں ہر معاملہ کو میرٹ پر دیکھا جائے۔

☆ عدالتی تاریخ کے موقعہ پر حوالاتی / قیدی کے لئے جانا بڑا ہی اذیت ناک کام ہے۔ عدالتیں خود ملزمان کو عدالت میں جیلوں سے لانے کے لئے نظام کو غلطیوں اور خرابیوں سے پاک کرائیں وگرنہ یہ جیل عملہ / پولیس کی ملی بھگت کا بڑا گندہ کھیل ہے۔

ماہ رمضان المبارک کی مبارک ساعتوں میں جیل کے دن گزارنے پڑ رہے ہیں۔ آپ کیلئے یہ امر باعث خوشی ہوگا کہ یہاں تراویح، جمعہ، عیدین کی نماز کا باقاعدہ نظام ہے۔ خصوصاً تراویح کے نظام کی وجہ سے ان دنوں جیل کا ماحول

ہے لیکن ذرا گہرائی میں جانے سے ساری خرابیاں عیاں ہو
شروع ہو جاتی ہیں۔ ایسی ایسی خرابیاں جن کی تفصیلات
افسروں' جیل اہلکاروں' مقدم حضرات (نمبردار) قیدیوں
سے ملی ہیں۔ الامان والحفیظ' ان کا بیان کرنا ممکن ہی نہیں۔
پولیس اور عدالتی نظام جیلوں کی خرابیوں کا بڑا ذمہ دار ہے۔
جیل مینول اور جیل کے عملہ کی تربیت دور غلامی کی ہے۔
اسلامی مملکت اور آزاد ملک کی ضرورت کے مطابق جیل
نظام کی اصلاح کی ہی نہیں گئی۔ خود قیدیوں اور انسانوں کی
کمزوریاں خرابیوں کی بڑی سبب ہیں۔ ناجائز مراعات
حاصل کرنے کی خواہش اور اس خواہش کی تکمیل بدعنوانی
کا دروازہ کھولتی ہے۔ مزید بدعنوانی کے لئے مصنوعی
طریقے سے سختی نافذ کی جاتی ہے تاکہ ناجائز آمدن کے
ذرائع بڑھیں۔ بہرحال یہ قومی مسئلہ ہے۔ ملک بھر میں سے
ایسے ہزاروں افراد جن میں کچھ کر دینے کی وافر صلاحیتیں
ہوتی ہیں۔ اکثریت منفی راستہ پر چل کر ...اس زندان آتی
...یہاں سنسنی اور انتشار کا ماحول ...وں میں اور تباہی
...ہمارے میں تو سارا ...عاشرہ ہو گا۔ ملک میں
...شوں کی ضرورت ہے۔
...کی بنیاد پر اعتماد رکھنے والی

آئی جی جیل
جیلوں میں
میں

تو یہ فطری نتیجہ تو سامنے آئے گا کہ ...
یہ جاننے اور سمجھنے پر مجبور ہیں کہ زیادتی صرف ان کے ساتھ
ہے۔ باقی بڑے مزے میں ہیں۔ حالانکہ بقدر جسہ اور بقدر
حصہ سب ہی مظالم کا شکار ہیں جبکہ ظلم کا نظام قومی وحدت کو
پارہ پارہ کر رہا ہے۔ بڑی سنجیدگی اور قومی جذبہ سے کچھ کرنے
کی ضرورت ہے۔ احساس محرومی' ذہنی انتشار' سیاسی و مذہبی
منافرت و انتشار اس وقت دھیمے سروں میں جاری ہے ورنہ
اس سوال کا جواب ہر ایک کو تیار رکھنا چاہئے کہ
"کس کے گھر جائے گا سیلاب بلا میرے بعد"
سنٹرل جیل کراچی بالخصوص اور سندھ کی جیلیں بالعموم
جن مسائل کا شکار ہیں۔ ان کا علاج کرنا حکومت کی ذمہ داری
ہے اس لئے کہ ان امور پر تو اور کوئی توجہ نہیں دے سکتا۔
اس وقت سندھ جیل کے انسپکٹر جنرل بریگیڈیئر نثار مہر
متحرک اور کچھ کرنے کی جستجو رکھنے والی شخصیت ہیں۔ وہ اپنی
حد تک ایڈوائزری کمیٹی بنا کر قیدیوں کی عدالت حاضری'
قیدیوں کی رہائی کے نظام' قیدیوں کی ملاقات کے طریقہ کار'
جیل انتظامیہ کی تنظیم نو' جیل عملہ کی فلاح' قیدیوں کے اندر
اور باہر ہسپتالوں میں علاج اور جیل ہسپتال کی ترقی کے لئے
کوشاں ہیں۔ جب تک حکومتی سطح پر مجموعی مزاج جیل
اصلاح کا نہیں بنتا' ایسی کوشش تھوڑا بہت فرق تو ضرور
لائے گی لیکن دیرپا اور پائیدار نہیں۔ سنٹرل جیل کراچی میں
قیدیوں کے یہ مسائل فوری حل اور توجہ کے طالب ہیں۔
بلکہ یہ آواز تو تمام جیلوں میں قید افراد کی ہے۔
☆ سندھ کی جیلوں میں بھی پنجاب' سرحد اور بلوچستان کی
...ح یکساں جیل قوانین نافذ کیے جائیں۔
...بوں میں قیدیوں کو معافی' سزاؤں میں تخفیف اور
...ت کا پورے ملک میں یکساں استفادہ کا نظام بنایا جائے۔
...ہ ہائیکورٹ نے بھی فیصلے کیے ہیں۔ ضرورت ہے
...عملدرآمد کیا جائے۔
...204 اور 1 اور 2' رول 214
3925... سی آر سی' عدم
...عایت کے
...اور III

مطابق نئی جیلیں تعمیر کی جائیں تاکہ ...
جیلوں میں معقول انتظامات ہوں۔
سنٹرل جیل کراچی میں جیل کی سو سالہ تاریخ میں پہلی
مرتبہ گورنر سندھ محمد میاں سومرو برکاتی فاؤنڈیشن کی
طرف سے تعمیر کردہ چھ سو قیدیوں کی گنجائش کے لئے نئی
تعمیر کردہ بیرکوں کی افتتاحی تقریب میں شرکت کے لئے
آئے۔ قیدیوں کی طرف سے سپاسنامہ پیش ہوا۔ مطالبات
اور اعلانات ہوئے۔ جیل کے منتظمین' عملہ اور قیدیوں پر
اچھے اور مثبت اثرات مرتب ہوئے۔ گورنر سندھ محمد میاں
سومرو سے پرانی یادیں ہیں۔ ملاقات اور گپ شپ ہوئی۔
اب معلوم نہیں ہم ان کے نظربند ہیں اوپر والوں کے حکم پر
نظربند ہیں۔ نظام تو یہی ہے کہ سب کچھ اوپر والوں کی
مرضی سے چل رہا ہے۔ خیر اس وقت تو جیل کی باتیں ہیں۔
سنٹرل جیل کراچی میں درج ذیل ترقیاتی کاموں کی شدت
سے ضرورت ہے۔
☆ قیدیوں کی رہائش کے لئے مزید بیرکیں اور
موجودہ بیرکوں کی بہتر مرمت' سہولتوں کی فراہمی
اور بجلی کے نظام کی اصلاح۔
☆ پانی کی فراہمی کے نظام کو ٹھیک کرنا۔ سیوریج
نظام نہ ہونے کی وجہ سے بیماریوں کے مسائل' دونوں
امور بہت اہم ہیں۔
☆ دفاتر کے لئے توسیع جگہ' قیدیوں کو ملاقات کے لئے
خالی جگہ کی بہتری' فیکٹری میں تربیت کے لئے جدید
سہولتیں تاکہ قیدی بہتر ہنرمند بنے۔
☆ جیل ہسپتال میں ٹی بی' دماغی امراض اور جلدی امراض
کے مریضوں کے لئے وارڈز کی تعمیر' میڈیکل لیبارٹری کا
سامان اور ڈینٹل یونٹ کی ترقی ایسے کاموں کے لئے مخیر
حضرات خصوصاً سٹی کراچی گورنمنٹ بہت اہم کردار ادا کر
سکتی ہے۔ جمعیت دار القرآن جمعیت تعلیم القرآن اور اب
برکاتی فاؤنڈیشن نے مثالی کام کیا ہے۔ مخیر حضرات آگے
آئیں اور کراچی میں پانچ ہزار کی اس دنیا کی اصلاح و تعمیر میں
اپنا کردار ادا کریں۔ یقیناً یہ خیر کا کام اور بڑا جہاد ہے۔